

03/2

Am  
2

cut  
Pun











عنوان کتاب و فضائل آن

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى من فضائله وفضل الرضا عليه السلام صاحب شمس

فضائل و مناقب

نوشته حاج محمد باقر جعفری صاحب کتب لاهور بازار شیر

شیخ محمد عثمان بیلشیر بک سید فتح کلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قصہ حاروت و ماروت



تختیں دلا سز سجدہ ٹھکا  
کرے کیا سر حمد خلاق پاک  
کرم سے تیرے درہ ہو آفتاب  
توجہ ہو گر کار فرما تیری  
گرا گئے اگر چشم الطاف سے  
تجھی گویا بندہ شاہنشاہی  
قیرمی گنت اسرار میں اسے خدا  
بجز حضرت فخر عرش عظیم  
ہوا کون اس بجز کا آشنا  
پہنچے تیرے گویا جہد ممتاز کل  
محمد ہیں اس باغ کے گل کی بو

حضور خداوند ارض و سما  
ہے روز ازل سے قلم سینہ چاک  
کرے مہر پرورہ تیرا عتاب  
ملے جن و انسان کی شاہنشاہی  
شہہ جم کو کا سہ گدائی کا دے  
دو عالم کی ارض و سماوات کی  
ہے حیران ادراک و عقل و رسا  
جو ہے بجز عرفاں کا درستیہم  
تامل کے مارے ہیں گو دست و پا  
ہیں سب باغ ایجاو کے تازہ گل  
عناد کی جان ان کی ہے گفتگو



بلا ریب و شک وہ رسالت مآب  
وہ ہیں باعث خلق ارض و سما  
امام رسل ہیں وہ خیر الانام  
وہی مجھ سے یکس کے ہیں دستگیر  
درود تحیات شام و سحر

بیاض رسالت کے ہیں انتخاب  
وہی ہیں رہ راست کے رہنما  
ہوا اونپہ نازل خدا کا کلام  
اونہیں کا لقب ہے بشیر و نذیر  
محمدؐ پر اور آل و اصحاب پر

### التماس مصنف

ہنرمند و مفید از مردم شناس  
کہ اس نظم کا گو کہ ناظم ہوں میں  
کہ اس فن اشرف سے ماہر ہوں  
جو اس نظم کی مجھ سے جرأت ہوئی  
ہے ہر حرف میں اسکے سپہ و خطا

سخن دان وانا سے ہے التماس  
ولیکن نہایت ہی ناوم ہوں میں  
فدائے سخنور ہوں شاعر نہیں  
یہ احباب کی پاسخا طر سے تھی  
وے ہے ہزرگو نئے چشم عطا

### انحاز و استعیر بیان

جو ہیں اہل تفسیر فتح العزیز  
انہوں نے ہے تفسیر میں یوں لکھا  
کہ کہتے ہیں یوں رلومی باخبر  
کہ اور یس مرسل کے جب عصر میں  
ہوا انکے اعمال بد سے جہاں  
فرشتوں میں چرچا یہ رہنے لگا

محدث بحق شاہ عبدالعزیز  
یہ مذکور ہاروت و ماروت کا  
روایات ہیں جنکی بس معتبر  
نہ آئے شقی دین کے قصہ میں  
مکدر مثالیں دل گمراہاں  
ہر اک نامہ ان کو کہنے لگا



حقارت اہانت بشر کی مدا م  
 تو خلاق اکبر نے بھیجا خطا ب  
 کہ ترکیب میں جسم انسان کی  
 اسید وجہ سے اس سے جرم و خطا  
 غضب اور شہوت اگر تم کو بھی  
 فرشتوں نے کی عرض یا ذوالجلال  
 تیرے جرم کے مرتکب زینہار  
 کہا حق تعالیٰ نے اے بندگاں  
 دو کس اپنے زمرے سے تم اختیار  
 فرشتوں نے ہاروت ماروت کو  
 کیا امتحاں کے لئے انتخاب  
 غضب اور شہوت نے مثل بشر  
 کہا اون کو خالق نے پھر اے انجی  
 انہیں اسم اعظم بلطف و عطا  
 کہا پھر کہ فعل بد و نا صواب  
 خصوصاً زنا اور شرک خدا  
 گناہ کبیرہ ہے شرب شراب  
 غرض آئے ہاروت ماروت یاں  
 علی الصباح ہر روز افلاک سے

ملائک لگے کرنے ہر صبح و شام  
 گردہ ملائک کی جانب منتاب  
 غضب اور شہوت ہے رکھی گئی  
 عیاں ہوتے رہتے ہیں اکثر سدا  
 ملی ہو تمہاری بھی حالت وہی  
 کئے جائیں گے ہم بشر کی مثال  
 نہو ویں کبھی تا بروز شمار  
 ہے آسمان اس امر کا امتحاں  
 کرو تا ہو معلوم تحقیق کار  
 کہ زرقاد و ممتاز تھے انہیں دو  
 کھلے تاکہ سرا لکھی کا باب  
 کیا ان میں آ امر حق سے اثر  
 قضا شہر بابل کی تم کو ملی  
 خداوند عالم نے تلقین کیا  
 جو میں ان سے کرنا سدا اجتناب  
 نکرنا کہ خالق ہو تم سے خفا  
 بشدت اٹھائے گا قاتل عذاب  
 پایمائے سلطان کون و مکاں  
 یہ ہوتے تھے عازم کف خاک کے



بشغل قضا صبح سے تا شب م  
 بوقت غروب اسم اعظم کو پڑھ  
 گیا اس طرح اک مہینہ گزر  
 ہوا عدل و انصاف نزدیک و دور  
 زباز ہو ہوا خلق کے روز و شب  
 کہ کیسا ہی قضیبہ ہوا واقعہ  
 قضا کاراک روز اک قاحشہ  
 حسین مہ جبین سلیم تن زہرہ نام  
 روایت ہے منقول حضرت علیؑ  
 لقب اس کا مشہور تھا بند رخت  
 پہن جسم پر پوشش فاخرہ  
 کیا آ کے ان قاضیوں سے بیان  
 مگر اصل میں اسم اعظم کا ذوق  
 جو مدت سے خوگر تھی بد فعل سے  
 غرض جب فرشتوں سے زہرہ دوچا  
 رہے دیکھ کر اس کا حسن و جمال  
 کیا آ کے شیطان نے مجبور جب  
 کیا اُس نے مذہب تمہارا ہے اور  
 ولکیجے گا بائیں اختلاف

رہا کرتے مشغول اسے نیکنام  
 یہ جاتے تھے بالائے افلاک چڑھ  
 ہوئے ان سے آگاہ و واقف بشر  
 فرشتوں کا مشہور ہے ذی شعور  
 کہ منصف ہیں یہ شخص ہر دو عجب  
 زبیں بے ریا کرتے ہیں فیصلہ  
 کہ ازبیں تھی جو فتنہ زرافا جبرہ  
 سبق بردہ ہر ہر زین خاص و عام  
 کہ بچہ فاحشہ اہل فارس سے تھی  
 یہ رکھتی تھی کسبی کا انداز و رخت  
 ہوئی داد خواہ ظاہر افاجرہ  
 کہ ہوں جو رشو سر سے میں نیجاں  
 سدا اسکو رکھتا تھا لبریز شوقی  
 وسیلہ تمنا کا سمجھی اسے  
 ہوئی ان کو دم میں کیا بے قرار  
 وہ قاضی حق آئینہ کے مثال  
 تو در خواست کو اپنی لائے بلب  
 مرے دین و آئین کا اور طور  
 میں مجبور ہوں مجھ کو کیجے معاف





سوار کے سننے لگا اے ذی شعور  
 گیارہ ازیہ اُسکے گرجاں تک  
 میرے وصل کی گرتما میں ہو  
 کرو میرے خاوند کو ہزیر تیغ  
 وہ بولے معاذ اللہ شرک و قتال  
 کریگی نہ مطلق ہم اسکو قبول  
 وہ عورت یہ سنکر گئی اپنے گھر  
 دلوں میں محبت نے غلبہ کیا  
 پرویز و گراوس کی جانب پیام  
 کہ آتے ہیں گھر تیرے ہم مہماں

کہے خاوند میرا نہایت غیور  
 مجھے مار ڈالے گا بے شرب و شک  
 تو پہلے میرے بُت کو سجدہ کرو  
 نہو گا مجھے تم سے پھر کچھ دریغ  
 نہایت ہے فعل بد و بد نال  
 نہو ٹنگے رہ گز خط لوم و جہول  
 کیا عشق نے اُنکے دل میں اثر  
 جگر آتش عشق سے جل اٹھا  
 فرشتوں نے بھیج دیا اسے نیکنام  
 نگذرے اگر تیرے دل پہ گراں



کہا اُس نے اے بندگان اے کہ  
 میرے گھر میں تشریف لے آئیے  
 کیا اُس نے آراستہ اک مکان  
 رکھے لاکے پھر شیشہائے شراب  
 ملائک یہ زہرہ کے جب پہنچے گھر  
 فرشتوں نے اظہارِ الفت کیا  
 کہا اُس نے میں نے تمہیں اختیار  
 بجالاؤ اُن میں سے چاہو جسے  
 ہے اول میرے بت کو سجدہ کرو  
 ویا اسم اعظم مجھے دو سکھا  
 شرائط یہ سب اُسکی مسبوع کر  
 کہ شرک خدا ہے گناہِ عظیم  
 اور اسمِ معظم ہے سرِ خدا  
 مگر سہل سا جرم ہے شربِ مے  
 اپنا غرض اُتشیں فام کو  
 ہوئے مست بیہوش پیتے ہی دم  
 کیا پھر تو جو کہ اُس نے کہا  
 کیا اُسکے خاوند کو بھی زیرِ تیغ  
 روایت میں وارد ہے اسطور پر

منور کرو میرا بخت سیاہ  
 مہنایات و الطاف فرمائیے  
 نہایت تکلف سے اے مہرباں  
 موافق رسومات کے اور کہا ب  
 وہ بیٹھی تب ان کے قریں آنکر  
 کہا اُس سے اپنا دلی مدعا  
 دیا چار باتوں میں عشاق زار  
 نہ انکار پھر تم سے ہو گا مجھے  
 کرو قتل یا میرے خاوند کو  
 پیو یا کہ ساعز مے ناب کا  
 لگے مشورہ کرنے با یک و گر  
 سزا قتل کی ہے عذابِ الیم  
 نہیں اُسکو کر سکتے ہسم بر ملا  
 لہذا بھی ہم کو منظور ہے  
 کیا غور اُسکے نہ انجسام کو  
 شقاوت کے رستے میں رکھا قدم  
 یہاں تک جُت کو بھی سجدہ کیا  
 رکھا اسم سے بھی نہ پھر کچھ دینغ  
 ہوئی زہرہ جب اسم سے باخبر



تو بعد از طہارت غسل و وضو  
 کیا اسم اعظم کو روزِ باں  
 گئی جب کہ وہ چار میں چرخ پر  
 کہ زیر ہستار سے جب متصل  
 فرشتے گئے اسم اعظم کو بھول  
 پشیمان ہوئے سخت نادوم ہوئے  
 کیا انکے احوال سے باخبر  
 کہ غایب نہ تھے مجھ سے یہ ہر دوسر  
 تجلی میں ہر وقت مستور تھے  
 ہوئے باوجود اسکے شہوت سی خوار  
 حضوری سے غائب ہو انسان سدا  
 ہے عصیان انسان کا یہ سبب  
 ملائک ہوئے آسمانی تمام  
 لگے جملہ شکا چرخ بریں  
 غرض دیکھ کر اپنا احوال زار  
 اور ادریس پیغمبر حق کے پاس  
 کیا عرض احوال رنجش مال  
 کہا پھر کہ ہو جیے ہمارے شفیع  
 کیا وعدہ ادریس نے جمعہ کا

بائیں اسلام طہر زنگو  
 زمیں سے چلی جانب آسمان  
 ہوا حکم سلطان جن و بشر  
 ہوزیرہ تو جاں اُس میں سو منتقل  
 ہوئے ہوش میں جب گئے پھول  
 نظر اپنی حالت پہ کرودے  
 خدا نے ملائک کو افلاک پر  
 حضوری مری رکھتے تھے ہر نفس  
 تھے نزدیک مجھ سے نہ کچھ دور تھی  
 کیا خوف مجھ سے نہیں زمین ہار  
 نہیں اُس کو شہوت پہ غلبہ کیا  
 جو ہو مرتکب جرم کا کیا عجب  
 یہ سنکر مقدر خطا خاص و عام  
 دعا کرنے پھر ہر اہل زمیں  
 یہ مجرم ہوئے مضطرب بتقدار  
 گئے خاطر افسردہ و بدحواس  
 حضور رسول ستودہ خصال  
 کہ ہو غویہ جرم فعل شنیع  
 ملائک سے کرنے میں حق سے دعا



کیا روز آدینہ جسد م گذر  
گوارنے سے ہی خدا نے کہا

رہو دوسرے جمعہ تک تم صبور  
گئے جمعہ کو جبکہ پیش نبیؐ  
کہ حکم شہنشاہ ذوالاقتدار  
کہ تکلیف دنیا کرو اختیار  
عذاب جہنم کرو مگر قبول  
یہ سکر لگے کرنے باہم صلاح  
عذاب جہاں کو ہے جلدی فنا  
ہے سخی دنیا بھی گو سخت طویل  
انہوں نے غرض متفق اسپہ ہو  
گوارا ہے ہمکو عذاب جہاں  
ملائک کو پھر حکم رب اعلیٰ  
کہ زنجیر آہن سے سرتابہ پا  
کرو بستہ زنجیر سے سر کے بال  
معلق کرو چاہ میں سرنگوں  
ہو اس چاہ میں آتش مشتعل  
ملک چاک آتشیں سے انہیں  
رہے جب تلک گردش آسماں

نہ آیا اثر کچھ دعا کا نظر  
اجابت نہیں حق نے کی وہ دعا

کرے عفو شاید خدا کے غفور  
یہ پاسخ انہوں کو ملا اے اخی  
تمہارے ہوا حق میں یوں آشکار  
رکھو یا کہ عقبے پر اسکا مدار  
کرے گانہ تم کو خدا پہا ملول  
کہ کس امر میں ہے ہماری فلاح  
عذاب قیامت ہے لا انتہا  
وے چاہئے اس کو کرنا قبول  
کہا حق کے مقبول و محبوب کو  
جہنم سے دے حق تعالیٰ اماں  
گنہگاروں کے حق میں صادر ہوا  
مسلسل کرو جسم ہر ایک کا  
رہے عفو کوئی نہ وارستہ حال  
کہ ہوتا ہے جوں طالع و اثر گوں  
فرشتوں کے سر سے بہت متصل  
شب و روز شلاق کرتے رہیں  
رہے یوں ہی طاری عذاب گراں



ملک نے القصد وہ سب کی

جو فرمان شہنشاہ مطلق کا تھا



بیان کرتے ہیں راوی داستان  
کہ ہر روز ہر دو کو اک اک ملک  
تشدد سے رکھتا ہے اُن پر سدا

فلک سے ملک روز آتے ہیں دو  
اسی طور آتے رہیں گے نئے

انہیں آتشیں چاہیں اے انہی  
کہ ان کی زباں تشنگی کے سبب

ملک آب سرد و صفا خوشگوار  
دہن سے وہ رہتا ہی بالشت دور

یہ مذکور مقہور عبرت بیاں  
لگاتا ہے چاک سرے شام تک  
عذاب گراں سخت محشر بیا

وہ ہوتے ہیں واپس کل آئے تھو جو  
نہ آئیں گے پھر وہ جو اگر گئے

ہے غالب سدا اس قدر تشنگی  
لگتی ہیں خشکیدہ بیرون لب

دکھاتے ہیں اسجاہ لیل و نہار  
نبوں تاکہ سیرا بن یہ باقصور



ترپتے ہیں ہر چند گو بد ہو اس  
اسی طور سے تا بروز جزا  
موقوف رہیں گے اسی طور سے  
رہیں گے سدا چاک آتش فشاں  
جلائے گی دل تشنہ کامی الگ  
یہ سنگر کے عبرت بیاں داستاں  
بشرقیہ کے اُس کے ڈرتا رہے  
نہ نازاں ہو ہرگز عبادات پر  
ہے مشہور و معروف یہ جا بجا  
سنا ہو کا صنعاں کا بھی ماہرا  
جو ہو موجزن او سکا قہر و غضب  
جو چاہے رکھنا شفی کو سعید

ولے جانہیں سکتے چشمے کے پاس  
رہے گا یہی حال اُن کا سدا  
معلق رہیں گے اسی طور سے  
رہیں گے سدا زخم تن خوں چکاں  
ڈبائے گا حسرت میں پانی الگ  
ہے سامع کی ورڈاں الا ماں  
عنایت کی امید کرتا رہے  
رکھے اُسکے لطف و کرم پر نظر  
کہ رتبہ تھا کیا کچھ عزائیل کا  
کہ تحریک شیطان سے کیا کیا کیا

عبادات ہوں دم میں مرد و سب  
نہیں اُس کی حسرت سے یہ بھی بعید

## مذکور طلبہ ہا بابل

جو عالم ہیں مشہور ہے جا بجا  
ثبوت اس کا قرآن سے موجود ہے  
خدا نے کسی مصلحت کے لئے  
جو جادوگری اون کو تسلیم کی  
کہ حضرت سلیمان کے عہد کے

بیاں سحر باروت ماروت کا  
خداوند عالم کا فرمودہ ہے  
یہ تھے سحر کامل سے واقف کئے  
اثر اوس کا ایسا کیا ہے قوی  
شیاطین طاقت یہ رکھنے نہ تھے



نہ وہ اہل بابل کو حاصل ہوئے  
 بیاں سحر کے جملہ اقسام کا  
 اسی واسطے اوسکو سمجھا فضول  
 وے اہل بابل کیا اب میں یہاں  
 کہ نمرود مردود کے وقت میں  
 حقیقت میں ہاروت ماروت سے  
 ہوا تھا انہیں گو کہ از بس کہاں  
 بہت غور و خوض اس میں کرتے تھے یہ  
 تواریخ والوں نے ہے یوں لکھا  
 بنائے تھے ان ساحروں نے وہاں  
 کہ وہم خیال اور عقل و تمیز  
 تھا منجملہ ان چھٹے کے ایک یہ طلسم  
 کہ جب کوئی جاسوس اور کوئی چور  
 اس آواز سے شہر والے تمام  
 تامل سے سنتے تھے اُس شور کو  
 بنایا تھا طلسم طلسم سے دگر  
 یہ معمول تھا وہاں کہ جس شخص کی  
 توو شخص طلے کے پاس آن کر  
 بلند اُس سے آواز ہوتی تھی یہ

رسائی تھی وہاں تک نہ نمرود کی  
 ہے تفصیل از بس بہت چاہتا  
 کہ سامع نہ ہوتا کہ خاطر معلول  
 قلم بند کرتا ہوں اک داستان  
 کہاں اوس میں حاصل ہوا تھا انہیں  
 کیا اہل بابل نے حاصل اوسے  
 وے اُنکے آگے ہے ان کو زوال  
 مہارت بڑی اس میں رکھتے تھے یہ  
 کہ بابل میں تھا تخت نمرود کا  
 طلسمات چھ ایسے حیرت بیاں  
 نہ ہرگز سمجھ سکتی تھی اے عزیز  
 بنایا تھا تانبے سے بطح کا جسم  
 وہاں آتا وہ بطحائی تھی شور  
 سمجھتے تھے مقصود اے نیک نام  
 پکڑتے تھے جاسوس یا چور کو  
 جو تھا غیب کی انکو دیتا خبر  
 کوئی شے کسی جا پہ گرگم ہوئی  
 اٹھا مارتا چوب نقارہ پر  
 کہ ہے چیز تیری فلاں اُس جگہ



بوقت تجسس وہ شے کوستیاب  
 طلسم سیوم ایک آئینہ تھا  
 جو صاحب غرض اوس میں کرنا نظر  
 کسی کا عزیز و یگانہ اگر  
 ہو غائب کسی کا نفر یا غلام  
 بندی میں وہ یا کہ پستی میں ہو  
 کسی جا پہ زندہ ہو یا مر گیا  
 عیاں حال ہوتا وہیں سرب  
 طلسم چارم کا تھا ایک حوض  
 کہ ہر سال اک جشن اوس حوض پر  
 سب اعیان و اشراف اس شہر کے  
 زن مرد و اطفال برناؤ پر  
 کوئی شہید یا شربت خوشگوار  
 غرض گہر سے جو کچھ کہلاتا کوئی  
 پھر اُس حوض سے ساقی لالہ فام  
 وہ شے پہونچتی تھی ہر اک شخص کو  
 سب افشردہ کو ہوتی ایک جا مگر  
 بنایا تھا تالاب پنجہ طلسم  
 تزارع ہو یعنی دو کس میں اگر

اوسی جا سے ہوتی تھی اسکو شتاب  
 دکھاتا تھا وہ حال مفرد و رک  
 تو ہوتا تھا غائب اُسے جلوہ گر  
 وطن سے کہیں کر گیا ہو سفر  
 نہ معلوم اصل ہوا اسکا مقام  
 کسی شہر وہ یا کہ بستی میں ہو  
 ہو ملک عدم کو سفر کر گیا  
 سر مو تفاوت نہ آتا نظر  
 ہے غرقاب اور اک میں جسکے خف  
 وہ ترتیب کرتے تھے اے باہر  
 وہاں جمع ہوتے تھے افراد سے  
 جو آتے تھے لاتے تھے کچھ آب و شیر  
 مے لعل لاتا کوئی بادہ خواہ  
 اوسی حوض میں ڈال دیتا وہی  
 پلاتے تھے بہر بہر کے لوگوں کو جام  
 کہ ڈالی تھی اُس حوض میں اُسے جو  
 نہ آمیز ہوتا تھا با یک دگر  
 میز جو کرتا تھا لوگوں کے قسم  
 نہو واقفی حق و بطلان پر



تو دونوں کوتاہی میں ڈالتے  
 کہ آتا تھا سچے کی وہ ناف تک  
 مگر جب کہ سچ کو وہ کرتا قبول  
 طلسم ششم یہ کہ تھا اک شجر  
 یہ غرور و مرد کے در پہ تھا  
 کہ سب اس کے دربار کو آدمی  
 کہ یعنی اگر بیٹھتا اک بشر  
 مگر جقدر ہوتے جاتے زیار و  
 یہاں تک کہ ہوں لاکھ گر مرد و زن  
 اگر لاکھ سے ایک افسردہ ہو  
 طلسمات ایسے عجیب و غریب  
 اسی زعم میں احمق الناس ہو  
 نہ سمجھا تھا وہ کافرو نعمتی  
 وہی سب کا خلاق و معبود ہے  
 وہ خلاق ہم اس کی مخلوق ہیں

وہ کذاب صادق کو پہچان دے  
 و بام تھا چوٹے کو بے شبہ و شک  
 تو فوراً نجات اس کو ہوتی حصول  
 عجائب تھا جادو کا جس میں اثر  
 خدائی کا تھا جس نے دعوائے کیا  
 بزیر شجر بیٹھتے اے انہی  
 تو سایہ بھی ہوتا فقط اس قدر  
 فروعات بھی ہوتے جاتے زیار  
 تو ہوتا شجر سب پہ سایہ فگن  
 رہیں وہ پ میں سایہ منقود ہو  
 تہا غرور و بھی جانتا بے نصیب  
 خدائی کی سو جھی تھی خناس کو  
 کہ جس نے ہے یہ سلطنت مجھ کو دی  
 وہی ہر دو عالم کا مسجود ہے  
 وہ رازق ہے ہم اسکے مرزوق ہیں

## اشعار عامیہ

بافضال خلاق ہر دو جہاں  
 جو مرکوز خاطر تھا لکھا گیا

کیا نظم و حشی نے یہ داستان  
 اٹھاتا ہے اب دل سے دست دعا



پسند خلائق میں مشمول ہو  
 رور است کا اپنے ہو رہنما  
 بحق جناب رسول کریم ص  
 سلا قبر میں نور ایمان سے  
 رہے نور ایمان بہ لیل و نہار

الہی یہ منظوم مقبول ہو  
 الہی ہمیں راہ بد سے بچا  
 دو عالم میں رکھ ہمہ لطف عظیم  
 الہی بچا شر شیطان سے  
 نہ درکار ہو مجھ کو شمع مزار

### فہرست

نام کتاب	تاج	نام کتاب	تاج	نام کتاب	تاج
کتب و عظم		معین الناصحین ترجمہ	کانپوری	انیس الواعظین	کانپوری
قرۃ الواعظین اردو ترجمہ	کانپوری	کتب معجزات	عار	کلام المبین اردو	لاہور
درہ الناصحین				تحفہ رسولیہ فارسی	"
انیس الواعظین فارسی	لاہور			ایضاً زبان پنجابی	"
انیس الواعظین اردو	دہلی			گلستہ معجزات	"
رفیق الواعظین لاہور	لاہور			معجزہ محمدی مو تحفہ حسن	"
لیل الاحسان	"			معجزہ محمدی معہ رسالہ برائی	"
خیر الموعظین مترجم فارسی	کانپور			معجزہ ہرنی	"
محرط المبین روضۃ الواعظین	لاہور			معجزہ آل نبی	"
انیس الواعظین اردو	مجتبائی				
انیس الواعظین مجلد	بمبئی				



نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد	نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد
معجزه سپنی	لاہور	۱۰	چھاپہ بمبئی جلد	بمبئی	۱۰
معجزہ رسولیہ	"	۱۰	پیراسن یوسفی بخاری	نوٹکشوری	۱۰
کتب مسمریزم			مثنوی مولانا روم و منظوم		۱۰
مجموعہ رسالہ مسمریزم	دہلی	۷	کامل شش و فتر و جلد		۱۰
ہر سہ جلد کامل			بستان معرفت شرح حنی	"	۱۰
رسالہ مسمریزم	لاہور	۱۰	روم اردو کامل		۱۰
سحر و جانی حصہ اول	"	۱۰	لباب مثنوی مولانا		۱۰
کشش روحانی دوم	"	۱۰	ردم جلد بمبئی فارسی	بمبئی	۱۰
معجزات انسانی طاقت	نوٹکشوری	۱۰	شجرہ معرفت تہذیبیہ	نوٹکشوری	۱۰
مقناطیسی			مثنوی مولانا روم لب		۱۰
رسالہ اسرار فراموشی	"	۱۰	منافق محبوبین	"	۱۰
کتب تصوف فارسی			ملفوظات مخدوم جانا	"	۱۰
کیمیاء سعادت فارسی	"	۱۰	حدیقہ حکیم سنائی محشی	"	۱۰
اکسیر حیات ترجمہ اردو	"	۱۰	جدید کاغذ خالی و سفید		۱۰
کیمیاء سعادت	"	۱۰	بحر العلوم شرح مثنوی	"	۱۰
مثنوی مولوی روم فقر			مولانا روم شش و فتر		۱۰
			بحر العلوم شرح مثنوی		۱۰



ALLAMA IQBAL LIBRARY



74480

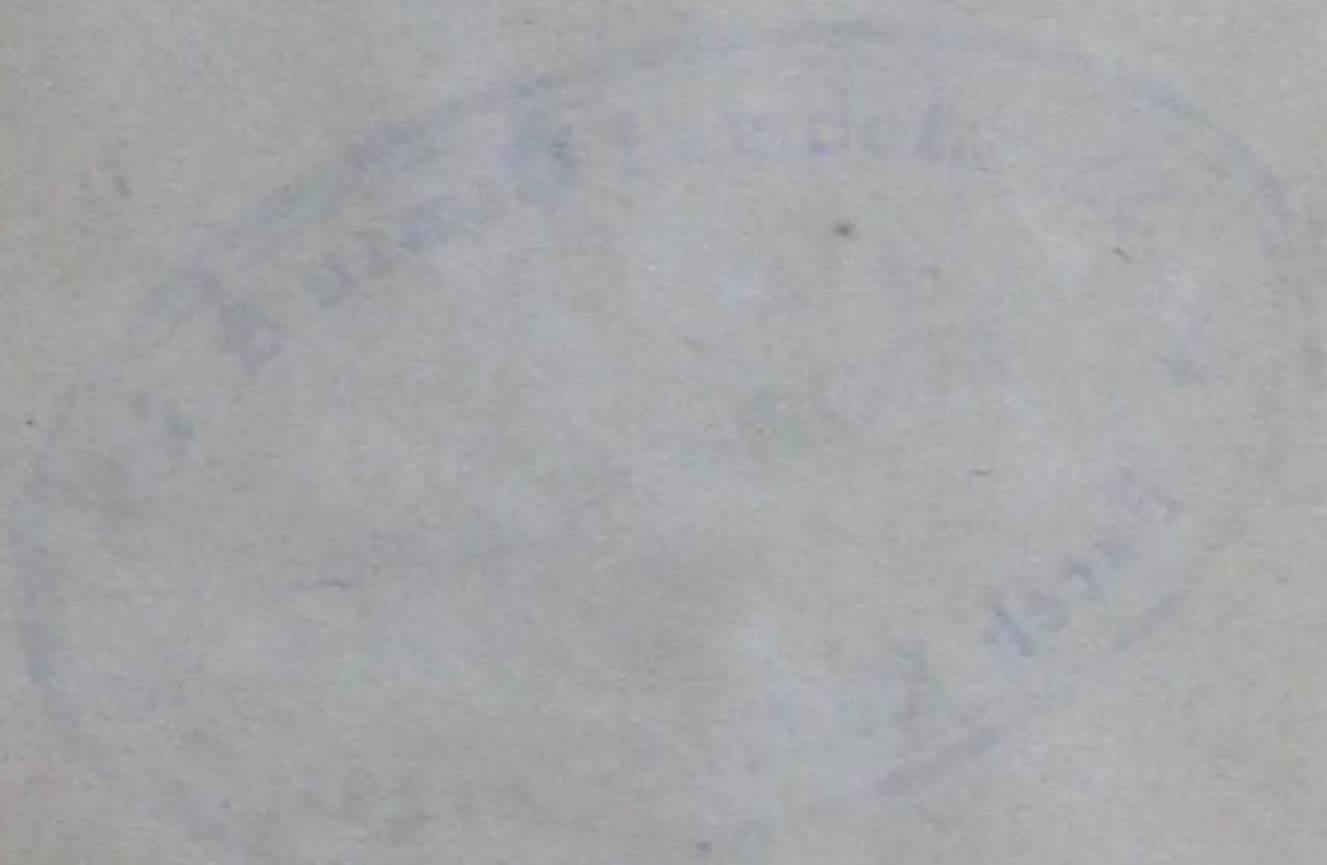
K. UNIVERSITY

DIVISION

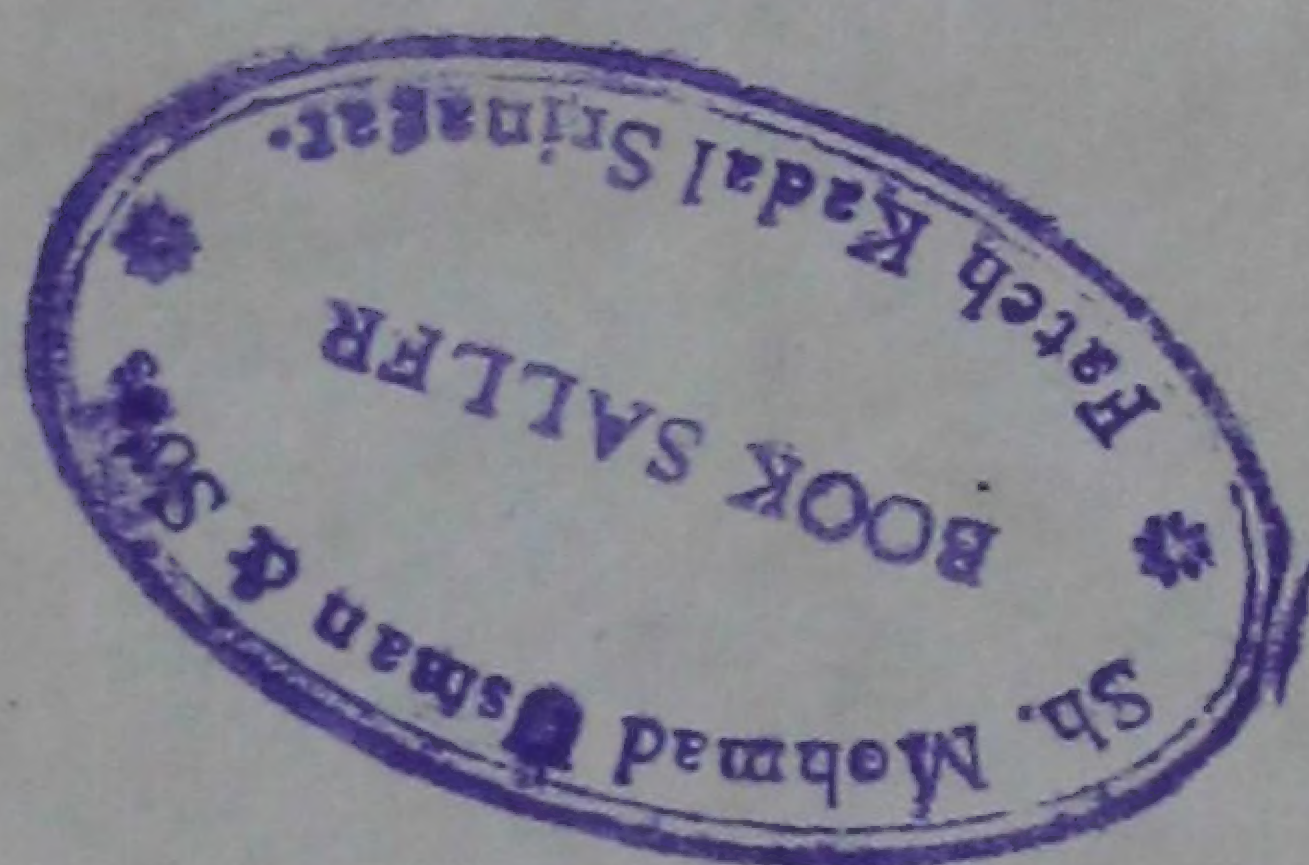
74480

214-11













**ALLAMA  
IQBAL LIBRARY  
UNIVERSITY OF KASHMIR**  
HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN.